سالی کا بہنوئی سے میل جول رکھنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12500

تاریخ اجراء: 30 ربیع الاول 1444ھ/27 اکتوبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بالغہ عورت اپنے بہنوئی کو بھائی سمجھ کر ان سے بات چیت کر سکتی ہے، ان سے ہاتھ ملا سکتی ہے، ان کے سامنے بے پردہ آ سکتی ہے، جبکہ بہنوئی عمر میں بڑا ہو اور اس کی نیت بھی صاف ہو؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بہنوئی نامحرم ہے، خواہ وہ عمر میں بڑا ہو یا چھوٹا، بہر صورت بالغہ یا قریب البلوغ عورت کا اپنے بہنوئی سے پردہ ہے۔ لہذا عورت کا اپنے بہنوئی کو بھائی سمجھ کر پردے کی قیودات سے اپنے آپ کو آزاد سمجھنا، بے تکلفی کرنا، ہاتھ ملانا، اجنبی کے لئے جو حصہ ستر ہے مثلاً بال گردن کلائی وغیرہ ظاہر ہوتے ہوئے اس کے سامنے آنا سخت ناجائز و حرام ہے بلکہ جوان عورت کا اجنبی مرد سے چہرے کا پردہ بھی لازم ہے۔

چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "**اپنی حقیقی ہمشیرہ کے شوہر سے عورت کو پردہ کرنا فرض ہے یا نہیں؟**" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**بہنوئی کا حکم شرع میں بالکل مثل حکم اجنبی ہے بلکہ اس سے بھی زائد کہ وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت، نشست و برخاست کر سکتا ہے غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی** لہذا صحیح حدیث میں ہے: قالوا یا رسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! جیٹھ، دیور، اور ان کے مثل رشتہ داران شوہر کا کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ تو موت ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 17، ص 237، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

پردے کے حوالے سے تاکید بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ-ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۵۹)" ترجمہ

کنزالایمان: ”اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کاایک حصہ اپنے منہ پرڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“(القرآن الکریم،پارہ22،سورۃالاحزاب، آیت:59)

صحیح بخاری شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں قریبی نامحرم سے پردے کی تاکید کچھ یوں مذکور ہے:” والنظم للاول ”عن عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "إياكم والدخول على النساء" فقال رجل من الأنصار يا رسول الله أفرأيت الحمو؟ قال "الحمو الموت"۔“یعنی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے متعلق ارشاد فرمایئے تو فرمایا: دیور تو موت ہے۔(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل۔۔۔الخ، ج05، ص2005، دار ابن کثیر، بیروت)

مذکورہ بالا حدیث کے متعلق مراۃ المناجیح میں ہے:”یعنی بھاوج کا دیور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باعث ہلاکت ہے۔**یہاں مرقات نے فرمایا کہ حمو سے مراد صرف دیور یعنی خاوند کا بھائی ہی نہیں بلکہ خاوند کے تمام وہ قرابت دار مراد ہیں جن سے نکاح درست ہے** جیسے خاوند کا چچا ماموں پھوپھا وغیرہ۔اسی طرح بیوی کی بہن یعنی سالی اور اس کی بھتیجی بھانجی وغیرہ سب کا یہ ہی حکم ہے۔خیال رہے کہ **دیور کو موت اس لیے فرمایا کہ عادتاً بھاوج دیور سے پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے دل لگی، مذاق بھی کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اجنبیہ غیر محرم سے مذاق دل لگی کسی قدر فتنہ کا باعث ہے۔اب بھی زیادہ فتنہ دیور بھاوج اور سالی بہنوئی میں دیکھے جاتے ہیں۔**“(مرآۃ المناجیح، ج05، ص14، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم